نوحہ

رُک سکتی نہیں لوگو حق ہے یہ عزاداری
رہنا ہے قیامت تک اس غم کا سفر جاری

یہ ماتمی لشکر ہے رُک سکتا نہیں اس میں
عباسؑ کا پرچم ہے زینبؑ کی علمداری

معبود بھی کہتا ہے یہ ایسی عبادت ہے
کر سکتا نہیں جس میں انسان ریا کاری

پھر بہکا ہوا انساں بن جاتا ہے حرؑ جیسا
اِس غم کا نشہ دل پر ہوجائے اگر طاری

جونہی غمِ سرور میں ہوتے ہیں رواں آنسو
فوراً ہی شفاعت کی ہوتی ہے سند جاری

ماتم کا نشاں جونہی سجتا ہے سرِ سینہ
مل جاتا ہے انساں کو اعزازِ وفاداری

شبیرؑ کے ماتم میں جو خون بہاتے ہیں
کرتے ہیں فرشتے بھی اُن لوگوں پہ گل باری

کیا تیر و تبر خنجر کیا نیزے سناں بھالے
معذور یہاں پر ہے تلوار بھی بیچاری

395

خیمے کا دیا شہؑ نے جس رات بجھایا تھا
اُس رات کا صدقہ ہے انسان کی بیداری

اولادِ ابو طالبؑ حد درجہ بہادر تھی
چھ ماہ کا بچہ بھی لاکھوں پہ رہا بھاری

تکبیر و نمازیں کیا کعبہ بھی نہیں ہوتا
نہ ہوتی اگر گوہؔر یہ شہؑ کی عزاداری